سورة يوسف

آيات ٥٨ - ٦٨

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٥٨﴾ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ
ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْۤ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿٥٩﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا
كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿٦٠﴾ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿٦١﴾ وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا
بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَاۤ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْۤا اِلٰۤى
اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿٦٣﴾ قَالَ هَلْ
اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنْتُكُمْ عَلٰۤى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٦٤﴾
وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا
رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿٦٥﴾
قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ
مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ
اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَ
عَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ - اور آئے بھائی یوسف کے (مصر میں)

فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ - پھر وہ لوگ داخل ہوئے اس (یوسفؑ) پر (اس کے ہاں حاضر ہوئے)

فَعَرَفَهُمْ - تو اُس (یوسفؑ) نے پہچان لیا اُن کو

عَرَفَ (عِرْفَان مصدر سے) پہچاننا

مَعْرُوف اور مُنْكِر ایک دوسرے کے متضاد

وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ - اور وہ اس کو نہ پہچان سکے۔

مُنْكِرُ کی جمع (نہ پہچاننے والے)

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ - اور جب اس (یوسفؑ) نے تیار کیا ان کے لیے (ج ھ ز)

جَهَّزَ يُجَهِّزُ ، تَجْهِيْزًا (II) کسی کی ضرورت کا سامان پورا کرنا مہیا کرنا

جَهَاز: کسی کی ضرورت پوری کرنے والا سامان

اردو میں: جہیز (دلہن کی ضرورت کا سامان)
تجہیز: میت کو دفن کرنے کے لیے تیار کرنا، جہاز: سامان ترسیل کرنے والی بڑی کشتی (اب طیارے کے لیے بھی)

بِجَهَازِهِمْ - ان کی ضرورت کے سامان کو

قَالَ ائْتُوْنِيْ - (تو) اس نے کہا تم لوگ آنا میرے پاس

اَتٰى يَاْتِيْ ، اِتْيَانٌ - آنا، با کے ساتھ آئے تو معنی "لانا"

بِاَخٍ لَّكُمْ - اپنے اس بھائی کے ساتھ جو

مِّنْ اَبِيْكُمْ - تمہارے والد سے ہے

اَلَا تَرَوۡنَ اَنِّیۡۤ اُوۡفِی الۡکَیۡلَ وَ اَنَا خَیۡرُ الۡمُنۡزِلِیۡنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنۡ لَّمۡ تَاۡتُوۡنِیۡ بِہٖ فَلَا کَیۡلَ لَکُمۡ عِنۡدِیۡ وَ لَا تَقۡرَبُوۡنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوۡا سَنُرَاوِدُ عَنۡہُ اَبَاہُ وَ اِنَّا لَفٰعِلُوۡنَ ﴿۶۱﴾

اَلَا تَرَوۡنَ - کیا نہیں دیکھتے تم

رأى يَرَى ، رُؤيةً - دیکھنا

اَنِّیۡۤ اُوۡفِی الۡکَیۡلَ - کہ میں پورا پورا بھر کر دیتا ہوں پیمانہ

اَوۡفٰی يُوْفِيْ ، اِيْفَآءٌ - پورا دینا (IV)

كَيْل - پیمانہ

وَ اَنَا خَیۡرُ الۡمُنۡزِلِیۡنَ - اور اس میں بہترین مہمان نواز ہوں۔

أنزلَ يُنزلُ ، إنْزالاً - نازل کرنا، مہمان بننا

نزُول - وہ طعام/چیز جو مہمانوں کے لیے مہیا کی جاتی ہے

مُنْزِل - مہمان نوازی کرنے والا

فَاِنۡ لَّمۡ تَاۡتُوۡنِیۡ بِہٖ - پھر اگر نہ لائے تم میرے پاس اسے

اَتٰی يَاْتِيْ ، اِتْيَانٌ - آنا، با کے ساتھ آئے تو معنی "لانا"

فَلَا کَیۡلَ لَکُمۡ عِنۡدِیۡ - تو نہیں ہے کوئی پیمانہ (غلے کا) تمہارے لیے میرے پاس

وَ لَا تَقۡرَبُوۡنِ - اور نہ تم لوگ قریب آنا میرے

قَالُوۡا سَنُرَاوِدُ - انھوں نے کہا کہ ہم ضرور آمادہ کرنے کی کوشش کریں گے

رَاوَدَ يُرَاوِدُ ، مُرَاوَدَةٌ - (III)
آمادہ کرنا، نرمی سے طلب کرنا

عَنۡہُ اَبَاہُ - اس بارے میں اس کے والد کو

وَ اِنَّا لَفٰعِلُوۡنَ - اور بیشک ہم (یہ) ضرور کرلیں گے

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٥٨﴾ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْۤ اُوْفِي
الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿٥٩﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿٦٠﴾ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿٦١﴾

یوسفؑ کے بھائی مصر آئے اور اس کے ہاں حاضر ہوئے اس نے انہیں پہچان لیا مگر وہ اس سے نا آشنا تھے . پھر جب اس نے ان کا سامان تیار کروا دیا تو چلتے وقت ان سے کہا، "اپنے سوتیلے بھائی کو میرے پاس لانا دیکھتے نہیں ہو کہ میں کس طرح پیمانہ بھر کر دیتا ہوں اور کیسا اچھا مہمان نواز ہوں . اگر تم اسے نہ لاؤ گے تو میرے پاس تمہارے لیے کوئی غلہ نہیں ہے بلکہ تم میرے قریب بھی نہ پھٹکنا. انہوں نے کہا، "ہم کوشش کریں گے کہ والد صاحب اسے بھیجنے پر راضی ہو جائیں، اور ہم ایسا ضرور کریں گے"

And Joseph's brothers came to Egypt and presented themselves before him. He recognized them, but they did not know him.
And when he had prepared for them their provisions, Joseph said: "Bring to me your other brother from your father. Do you not see that I give full measure and am most hospitable?
If you do not bring him to me, you shall have no corn from me; and do not even attempt to come close to me. They said: "We will surely try to prevail over our father to send him. Be sure we shall do so.

محمد اقبال

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ

برادرانِ یوسف کی (پہلی) حاضری

- یہاں سات آٹھ برس کے واقعات درمیان میں چھوڑ کر سلسلہ بیان اس جگہ سے جوڑ دیا گیا ہے۔ جہاں سے بنی اسرائیل کے مصر منتقل ہونے اور حضرت یعقوب (علیہ السلام) کو اپنے گم شدہ صاحبزادے (یوسفؑ) کا پتہ ملنے کی ابتداء ہوتی ہے
- بیچ میں جو واقعات چھوڑ دیے گئے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ یوسف (علیہ السلام) مصر جیسے ایک متمدن ترقی یافتہ ملک کے حکمران مقرر ہوئے اور تمام امراء رؤسا عمائدین وزراء نے آپ (علیہ السلام) کے بغیر کسی چون وچرا کے اپنا حاکم تسلیم کیا اور بادشاہ نے تخت و تاج اور تمام شاہی اختیارات آپ (علیہ السلام) کے سپرد کیے تو آپ (علیہ السلام) نے سلطنت مصر کے خود مختار بادشاہ ہونے کے بعد خواب سے متعلق وہ تمام ضروری تدابیر شروع کیں جن کا مشورہ بادشاہ کے خواب کی تعبیر بتاتے وقت وہ دے چکے تھے۔ تاکہ رعایا قحط سالی کے ایام میں بھی بھوک اور پریشان حالی سے محفوظ رہ سکے
- اس کے بعد قحط کا دور شروع ہوا اور یہ قحط صرف مصر ہی میں نہ تھا بلکہ آس پاس کے ممالک بھی اس کی لپیٹ میں آگئے تھے۔ شام، فلسطین، شرق اردن، شمالی عرب، سب جگہ خشک سالی کا دور دورہ تھا۔ ان حالات میں حضرت یوسف (علیہ السلام) کے دانشمندانہ انتظام کی بدولت صرف مصر ہی وہ ملک تھا جہاں قحط کے باوجود غلہ کی فراط تھی۔ اس لیے ہمسایہ ممالک کے لوگ مجبور ہوئے کہ غلہ حاصل کرنے کے لیے مصر کی طرف رجوع کریں۔ یہی وہ موقع تھا جب فلسطین سے حضرت یوسف (علیہ السلام) کے بھائی غلہ خریدنے کے لیے مصر پہنچے (غلے کی ترسیل پر سرکاری کنٹرول کی وجہ سے غلے کے لیے باہر سے آنے والوں کو خصوصی اجازت کی ضرورت ہوگی جس کی بناپر یوسفؑ کے بھائی کو کنعان سے آئے، آپ کے سامنے پیش ہوئے)
- آپ کے بھائی آپ کو نہ پہچان سکے کہ جب انہوں نے آپ کو کنویں میں پھینکا تھا تو آپ کی عمر ۱۷ برس تھی اور اِس وقت آپ ۳۸ برس کے لگ بھگ تھے، لیکن آپ نے بھائیوں کو پہچان لیا

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُمْ مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ﴿٥٩﴾ فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ﴿٦٠﴾ قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ
وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ﴿٦١﴾

بھائیوں کو حضرت یوسف کی ہدایت

- حضرت یوسف (علیہ السلام) نے انجان بن کر جب اپنے بھائیوں سے باتیں پوچھیں تو انھوں نے بتایا کہ ہم دس بھائی اس وقت یہاں موجود ہیں ہمارا ایک بھائی اور بھی ہے اس کے اہل خانہ بھی ہیں اسے ہم اپنے والد کی خدمت کے لیے پیچھے چھوڑ آئے ہیں اس کے حصے کا غلہ بھی ہمیں دے دیا جائے۔ (معلوم ہوتا ہے کہ راشننگ سسٹم نافذ ہونے کے سبب سے ہر ضرور مند کو بحساب افراد خاندان ملتا تھا)
- حضرت یوسفؑ نے اس وقت تو اس بھائی کے لیے غلہ دے دیا لیکن ساتھ ہی ان کو ہدایت فرمائی کہ آئندہ غلہ لینے کے لیے آنا تو اپنے سوتیلے بھائی کو بھی ساتھ لانا، دیکھتے نہیں ہو میں کس طرح پیمانہ بھر کر دیتا ہوں۔ اور کیسا اچھا مہمان نواز ہوں۔ ترغیب کے ساتھ ساتھ آپ نے دھمکی بھی دی کہ اگر تم اس کو نہ لاؤگے تو میرے پاس تمہارے لیے کوئی غلہ نہیں ہے۔ بلکہ تم میرے قریب بھی مت پھٹکنا
- آپ کے بھائیوں نے جواب دیا کہ ہر ممکن کوشش سے اپنے باپ کو اس پر آمادہ کریں گے اور اس کوشش میں کوئی کسر اٹھا کر نہ رکھیں گے

(ان کے اس جملہ کے اندر یہ بات مضمر ہے کہ اگر ہم اس کا لانے میں کامیاب نہ ہوسکے تو اس میں ہمارا قصور نہ ہوگا، بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کے باپ نے اس کو اجازت نہ دی اور یہ چیز ایسی ہے جس میں ہماری مجبوری واضح ہے۔ حضرت یوسف کے ساتھ جو کچھ وہ کرچکے تھے اس کے سبب سے ان کے دل میں ایک چور تھا جو ان کے اس فقرے میں نمایاں ہے)

وَ قَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ

وَ قَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا - اور (یوسف نے) کہا: اپنے خادموں سے کہ رکھ دو

فِتْيٰن ، فَتٰى کی جمع - جوان، خادم، غلام، لڑکا

بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ - ان کی پونجی (نقدی) کو ان کے سامان میں

بَضَعَ يَبْضَعُ ، بَضْعًا تجارت کرنا....

اردو میں : بضاعت (سرمایہ، پونجی)، بے بضاعتی (مال و دولت کا نہ ہونا)

بِضَاعَة : سامان تجارت، راس المال، اسباب، سرمایہ

لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ - تاکہ وہ پہچان لیں اسے

رَحْل: کجاوہ، سامان سفر رکھنے کا دو طرفہ تھیلا

اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ - جب لوٹ کر جائیں اپنے گھر والوں کے پاس

اِنْقَلَبَ يَنْقَلِبُ ، اِنْقِلَابٌ لوٹنا (VII)

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ - تاکہ وہ پھر لوٹ کر آئیں

فَلَمَّا رَجَعُوْٓا - پھر جب واپس پہنچے وہ

اِلٰٓى اَبِيْهِمْ - اپنے باپ کے پاس

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا - تو انھوں نے کہا: ابا جان!

مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ - منع کردیا گیا ہمیں غلہ دینے سے (آئندہ کے لیے)

كَيْل: ماپ، بوجھ، پیمانہ (غلے وغیرہ کا)

فَاَرۡسِلۡ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكۡتَلۡ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ﴿۶۳﴾ قَالَ هَلۡ اٰمَنُكُمۡ عَلَيۡهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنۡتُكُمۡ عَلٰٓى اَخِيۡهِ مِنۡ قَبۡلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيۡرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ ﴿۶۴﴾

فَاَرۡسِلۡ مَعَنَاۤ اَخَانَا - تو بھیج دیجیے ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو

نَكۡتَلۡ - تو ہم اپنے لیے پیمانہ بھریں (ہم غلّہ لا سکیں)

(ك ي ل)
اِكۡتَالَ يَكۡتَالُ ، اِكۡتِيَالٌ : ماپ لینا، پیمانہ بھرنا (VIII)

وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ - اور بیشک ہم اس کی یقیناً حفاظت کرنے والے ہیں

قَالَ هَلۡ اٰمَنُكُمۡ - یعقوب نے کہا، کیا میں اعتبار کروں تم لوگوں کا

اَمِنَ يَاۡمَنُ ، اَمَانَةٌ : اعتبار کرنا، امین سمجھنا

عَلَيۡهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنۡتُكُمۡ - اس پر سوائے اس کے کہ جس طرح میں نے اعتبار کیا تمہارا

عَلٰٓى اَخِيۡهِ مِنۡ قَبۡلُ - اس کے بھائی کے بارے میں اس سے پہلے۔

فَاللّٰهُ خَيۡرٌ حٰفِظًا - پس اللہ سب سے بہتر ہے حفاظت کرنے والے کے طور پر

وَّهُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ - اور وہ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے

اَرۡحَمُ : سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا

وَ قَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ
فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿٦٣﴾ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٦٤﴾

یوسفؑ نے اپنے غلاموں کو اشارہ کیا کہ "اِن لوگوں نے غلے کے عوض جو مال دیا ہے وہ چپکے سے ان کے سامان ہی میں رکھ دو" یہ یوسفؑ نے اِس امید پر کیا کہ گھر پہنچ کر وہ اپنا واپس پایا ہوا مال پہچان جائیں گے (یا اِس فیاضی پر احسان مند ہوں گے) اور عجب نہیں کہ پھر پلٹیں. جب وہ اپنے باپ کے پاس گئے تو کہا "ابا جان، آئندہ ہم کو غلہ دینے سے انکار کر دیا گیا ہے، لہٰذا آپ ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجیے تاکہ ہم غلہ لے کر آئیں اور اس کی حفاظت کے ہم ذمہ دار ہیں" باپ نے جواب دیا "کیا میں اُس کے معاملہ میں تم پر ویسا ہی بھروسہ کروں جیسا اِس سے پہلے اُس کے بھائی کے معاملہ میں کر چکا ہوں؟ اللہ ہی بہتر محافظ ہے اور وہ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے"

And Joseph said to his servants: "Put surreptitiously in their packs the goods they had given in exchange for corn." Joseph did so expecting that they would find it when they returned home. Feeling grateful for this generosity, they might be inclined to return to him. When they returned to their father they said: "Father! We have been denied further supply of corn. So send with us our brother that we may bring the supplies. We shall be responsible for his protection. The father said: "Shall I trust you with regard to him as I had trusted you earlier with regard to his brother? Allah is the Best Protector and is the Most Merciful.

وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَاۤ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكْتَلْ وَ
اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنْتُكُمْ عَلٰۤى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾

حضرت یوسف علیہ السلام کی حسن تدبیر

- یوسف (علیہ السلام) نے اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ جو مال غلہ کی قیمت میں ان سے وصول کیا گیا ہے وہ بھی ان کے غلہ میں واپس رکھ دو، انہوں نے یہ اس امید پہ کیا تاکہ اپنے گھر جا کر جب وہ سامان کھولیں تو اس میں اپنی پونجی پا کر وہ نہایت خوش ہوں اور اب واپسی کا ارادہ کرنے میں انھیں کوئی دشواری پیش نہ آئے اور اس خوشی اور حسن سلوک کی وجہ سے وہ اپنے بھائی کو لانے میں مزید کوشش کریں۔
- یہ حضرت یوسف (علیہ السلام) کی اپنے بھائی بنیامین کو کنعان سے مصر کی طرف سفر کرانے کی منصوبہ بندی تھی
- جب برادران یوسف کنعان واپس اپنے گھر پہنچے تو اپنے والد محترم کو اس گفتگو سے آگاہ کیا جو ان کے اور شاہ مصر کے درمیان ہوئی تھی آئندہ کے لیے ہمارے چھوٹے بھائی کے حصے کا غلہ روک دیا ہے اور وہ تبھی ملے گا جب ہم اس کو وہاں لے کر جائیں گے۔
- انہوں نے یعقوب علیہ السلام کو پختہ یقین دلایا کہ وہ چھوٹے بھائی (بنیامین) کی پوری پوری حفاظت کریں گے
- حضرت یعقوب نے فرمایا کہ بن یامین کے معاملے میں اگر میں تم پر اعتماد کروں تو یہ اعتماد ایسا ہی ہوگا جیسا اس سے پہلے میں یوسف (علیہ السلام) کے بارے میں اعتماد کرکے ایک خطرناک غلطی کر چکا ہوں
- پھر فرمایا کہ اگر حالات کا جبر ایسا ہی ہے کہ بن یامین کو ضرور بھیجا جائے تو پھر میں اسے تمہارے اعتماد پر نہیں بلکہ اس یقین کے ساتھ بھیجوں گا کہ اللہ تعالیٰ ہی بہترین حفاظت کرنے والا ہے، اس کی ذات نہایت رحیم و کریم ہے۔ پہلے ایک زخم اگر مجھے پہنچ چکا ہے تو اب انشاء اللہ تعالیٰ مزید کسی آزمائش میں وہ مجھے مبتلا نہیں فرمائے گا اور میری حفاظت کرے گا۔

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿۶۵﴾

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ - اور جب کھولا انھوں نے اپنا سامان

وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ - تو پائی انھوں نے اپنی پونجی

رُدَّتْ اِلَيْهِمْ - جو لوٹا دی گئی تھی ان کی طرف

رَدَّ يَرُدُّ ، رَدٌّ - واپس لوٹانا

قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِيْ - انھوں نے کہا اے ہمارے باپ ہم (اور) کیا چاہیں

بغی يبغي ، بَغْيًا - چاہنا

هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا - یہ رہی ہماری پونجی

رُدَّتْ اِلَيْنَا - جو لوٹا دی گئی ہے ہماری طرف

وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا - اور رسد لے کر آئیں گے ہم اپنے گھر والوں کے لیے

مَارَ يَمِيْرُ ، مَيْرًا - غلہ لانا

وَنَحْفَظُ اَخَانَا - اور حفاظت کریں گے اپنے بھائی کی

وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ - اور ہم زیادہ لائیں گے اونٹ بھر کا غلہ

بَعِيْر: اونٹ (جب ۴ سال کا ہو جائے بردباری کے قابل)

اونٹ کے لیے قرآن میں ۱۳ الفاظ
تفصیل آگے اضافی مواد کے حصے میں

ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ - یہ آسان پیمانہ بھرنا ہے (یہ مفت کا غلہ ہوگا)

قَالَ لَنۡ اُرۡسِلَهٗ مَعَكُمۡ حَتّٰى تُؤۡتُوۡنِ مَوۡثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاۡتُنَّنِىۡ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ يُّحَاطَ بِكُمۡ‌ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوۡهُ مَوۡثِقَهُمۡ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوۡلُ وَكِيۡلٌ ﴿۶۶﴾

قَالَ - (یعقوبؑ نے) کہا

مَوْثِقًا - (مصدر) پختہ عہد/وعدہ

لَنۡ اُرۡسِلَهٗ مَعَكُمۡ - میں ہرگز نہیں بھیجوں گا اسے تمہارے ساتھ

حَتّٰى تُؤۡتُوۡنِ - یہاں تک کہ (نہ) دو تم مجھے

اٰتٰی یُؤْتِیْ ، اِیْتَاءٌ - دینا (IV)

مَوۡثِقًا مِّنَ اللّٰهِ - ایک پختہ عہد اللہ (کے نام) سے

مَوْثِقًا - (مصدر) پختہ عہد/وعدہ

اردو: میثاق، وثیقہ، وثوق، ثِقہ، توثیق، وثائق، واثق

لَتَاۡتُنَّنِىۡ بِهٖۤ - کہ تم ضرور لے آؤگے میرے پاس اسے

(لَ ، تَاْتُنَّ ، نِ ، یْ) | اَتٰی یَاْتِیْ ، اِتْیَانٌ - آنا، لے آنا

تاکید کا صیغہ

اِلَّاۤ اَنۡ يُّحَاطَ بِكُمۡ - سوائے اس کے کہ گھیر لیا جائے تم لوگوں کو

اَحَاطَ یُحِیْطُ ، اِحَاطَۃٌ - گھیر لینا (IV)

فَلَمَّاۤ اٰتَوۡهُ مَوۡثِقَهُمۡ - پھر جب ان لوگوں نے دیا ان (یعقوبؑ) کو اپنا پختہ عہد

قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا - (تو یعقوبؑ نے) کہا کہ اللہ ہے اس بات پر جو

نَقُوۡلُ وَكِيۡلٌ - ہم کہہ رہے ہیں نگہبان

وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ۖ هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ۖ
ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ ۖ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٦٦﴾

پھر جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو دیکھا کہ ان کا مال بھی انہیں واپس کر دیا گیا ہے یہ دیکھ کر وہ پکار اٹھے "ابا جان، اور ہمیں کیا چاہیے، دیکھیے یہ ہمارا مال بھی ہمیں واپس دے دیا گیا ہے بس اب ہم جائیں گے اور اپنے اہل و عیال کے لیے رسد لے آئیں گے، اپنے بھائی کی حفاظت بھی کریں گے اور ایک بار شتر اور زیادہ بھی لے آئیں گے، اتنے غلہ کا اضافہ آسانی کے ساتھ ہو جائے گا. ان کے باپ نے کہا "میں اس کو ہرگز تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک کہ تم اللہ کے نام سے مجھ کو پیمان نہ دے دو کہ اِسے میرے پاس ضرور واپس لے کر آؤ گے الا یہ کہ کہیں تم گھیر ہی لیے جاؤ" جب انہوں نے اس کو اپنے اپنے پیمان دے دیے تو اس نے کہا "دیکھو، ہمارے اس قول پر اللہ نگہبان ہے"

And when they opened their things they found that their goods had been given back to them. Thereupon they cried: "Father! What else would we desire? Look, even our goods have been given back to us, so we shall go now and bring supplies for our family, we shall protect our brother, and bring another camel-load of corn. That additional supply will be easily secured. Their father said: "I shall never send him with you until you give me a solemn promise in the name of Allah that you will bring him back to me, unless you yourselves are surrounded." Then after they had given him their solemn promise, he said. "Allah watches over what we have said.

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ
لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾

غلے کے ساتھ غلے کی قیمت واپس

- جب ان لوگوں نے واپس آکر اپنا سامان کھولا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ غلے کی جو قیمت انھوں نے ادا کی تھی وہ ان کے سامان میں رکھ دی گئی ہے، گویا ان کی تمام پونجی انھیں واپس کر دی گئی ہے اور غلہ احسان کے طور پر دیا گیا ہے۔
- اپنے والد گرامی کی طرف فوراً متوجہ ہوئے۔ کہا ابا جان ! ہماری لیے اصل مسئلہ غلے کی قیمت کی فراہمی ہے جس کی وجہ سے ہمیں غلے کے لیے جانے میں شدید تأمل ہوتا ہے۔ دیکھئے یہ پونجی بھی ہمیں عزیز مصر نے واپس کر دی ہے، اب ہمیں اور کیا چاہیے۔ انھوں نے خوشی سے بے قابو ہوتے ہوئے کہا کہ اب تو ہم ضرور جائیں گے اور اپنے اہل و عیال کے لیے رسد لے کر آئیں گے۔
- حضرت یعقوب (علیہ السلام) نے فرمایا کہ ایک اونٹ غلے کے بدلے میں، میں اپنے بیٹے کو بھیجنے کے لیے ہرگز تیار نہیں، لیکن اگر تمھیں زیادہ ہی اصرار ہے تو پھر تم مجھ سے اللہ تعالیٰ کے نام پر ایک پختہ عہد کرو کہ تم ہر قیمت پر اپنے چھوٹے بھائی کو واپس اپنے ساتھ لاؤ گے۔ بجز اس کے کہ تمھیں کہیں گھیر لیا جائے، یا تم حالات کی گرفت میں آجاؤ
- **باپ کا بیٹوں سے عہد:** تمام بیٹوں نے بیک وقت اللہ تعالیٰ کے نام پر اپنی بات کا پختہ عہد دیا کہ ہم بھائی کی حفاظت میں کوئی کوتاہی نہیں کریں گے۔ اس پر حضرت یعقوب (علیہ السلام) نے فرمایا کہ ہم جو آپس میں قول و قرار کر رہے ہیں اور تم مجھے ایک عہد دے رہے ہو اس پر اللہ تعالیٰ نگران ہے۔ وہ سن رہا ہے اور دیکھ رہا ہے اور کل ہم سب سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔
- نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی تم سے اللہ کے نام پر سوال کرے تم اسے دے دیا کرو۔ اور جو کوئی اس کے نام کے ذریعے پناہ مانگے تم اس کو پناہ دے دیا کرو (حدیث)

وَقَالَ يٰبَنِیَّ لَا تَدۡخُلُوۡا مِنۡۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّ ادۡخُلُوۡا مِنۡ اَبۡوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَ مَاۤ اُغۡنِیۡ عَنۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَیۡهِ تَوَكَّلۡتُ ۚ وَعَلَیۡهِ فَلۡیَتَوَكَّلِ الۡمُتَوَكِّلُوۡنَ ﴿۶۷﴾

وَقَالَ يٰبَنِیَّ لَا تَدۡخُلُوۡا - اور (یعقوب نے) کہا: میرے بیٹو، نہ داخل ہونا

مِنۡۢ بَابٍ وَّاحِدٍ - ایک ہی دروازے سے

وَّ ادۡخُلُوۡا - بلکہ داخل ہونا

مِنۡ اَبۡوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ - مختلف دروازوں سے

مُتَفَرِّق - مختلف

وَ مَاۤ اُغۡنِیۡ عَنۡكُمۡ - اور میں کام نہیں آسکتا تمہارے

مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ شَیۡءٍ - اللہ (کی مشیت) سے کچھ بھی

اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ - نہیں چلتا حکم کسی کا سوائے اللہ کے

عَلَیۡهِ تَوَكَّلۡتُ - اسی پر بھروسہ کیا میں نے

وَعَلَیۡهِ فَلۡیَتَوَكَّلِ الۡمُتَوَكِّلُوۡنَ - اور اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے بھروسہ کرنے والوں کو

لَ - لام امر

مُتَوَكِّلُ - بھروسہ کرنے والوں

وَلَمَّا دَخَلُوۡا مِنۡ حَيۡثُ اَمَرَهُمۡ اَبُوۡهُمۡ ؕ مَا كَانَ يُغۡنِىۡ عَنۡهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ اِلَّا حَاجَةً فِىۡ نَفۡسِ يَعۡقُوۡبَ قَضٰٮهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوۡ عِلۡمٍ لِّمَا عَلَّمۡنٰهُ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۸﴾ ع

وَلَمَّا دَخَلُوۡا - اور جب داخل ہوئے وہ

مِنۡ حَيۡثُ اَمَرَهُمۡ اَبُوۡهُمۡ - اسی طرح جیسے حکم دیا تھا انھیں ان کے باپ نے

مَا كَانَ يُغۡنِىۡ عَنۡهُمۡ - (یہ تدبیر) نہیں بچا سکتی تھی ان کو

مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ - اللہ (کی مشیت) سے کچھ بھی

اِلَّا حَاجَةً فِىۡ نَفۡسِ يَعۡقُوۡبَ - مگر ایک خواہش یعقوب (علیہ السلام) کے جی میں تھی

قَضٰٮهَا - انھوں نے پورا کیا اس

وَاِنَّهٗ لَذُوۡ عِلۡمٍ - اور بیشک وہ یقیناً صاحب علم تھے

لِّمَا عَلَّمۡنٰهُ - اس کے جو ہم نے علم دیا اس کو

وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ - لیکن اکثر انسان

لَا يَعۡلَمُوۡنَ - (اس حقیقت کو) جانتے نہیں ہیں

وَقَالَ يٰبَنِىَّ لَا تَدۡخُلُوۡا مِنۡۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادۡخُلُوۡا مِنۡ اَبۡوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ‌ ؕ وَمَاۤ اُغۡنِىۡ عَنۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ‌ ؕ اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ‌ ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ‌ ۚ وَعَلَيۡهِ
فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُتَوَكِّلُوۡنَ ﴿۶۷﴾ وَلَمَّا دَخَلُوۡا مِنۡ حَيۡثُ اَمَرَهُمۡ اَبُوۡهُمۡ ؕ مَا كَانَ يُغۡنِىۡ عَنۡهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ اِلَّا حَاجَةً فِىۡ نَفۡسِ يَعۡقُوۡبَ قَضٰٮهَا‌ ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوۡ عِلۡمٍ لِّمَا
عَلَّمۡنٰهُ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۸﴾

پھر اس نے کہا " میرے بچو، مصر کے دارالسلطنت میں ایک دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے جانا مگر میں اللہ کی مشیت سے تم کو نہیں بچا سکتا، حکم اُس کے سوا کسی کا بھی نہیں چلتا، اسی پر میں نے بھروسہ کیا، اور جس کو بھی بھروسہ کرنا ہو اسی پر کرے"

اور واقعہ بھی یہی ہوا کہ جب وہ اپنے باپ کی ہدایت کے مطابق شہر میں (متفرق دروازوں سے) داخل ہوئے تو اس کی یہ احتیاطی تدبیر اللہ کی مشیت کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہ آسکی ہاں بس یعقوبؑ کے دل میں جو ایک کھٹک تھی اسے دور کرنے کے لیے اس نے اپنی سی کوشش کر لی بے شک وہ ہماری دی ہوئی تعلیم سے صاحب علم تھا مگر اکثر لوگ معاملہ کی حقیقت کو جانتے نہیں ہیں

And he enjoined them: "My sons! Do not enter the city by one gate; rather enter it by different gates. I can be of no help to you against Allah. Allah's command alone prevails. In Him have I put my trust and in Him should all those who have faith put their trust. And it so happened that when they entered the city (by many gates) as their father had directed them, this precautionary measure proved ineffective against Allah's will. There was an uneasiness in Jacob's soul which he so tried to remove. Surely he was possessed of knowledge owing to the knowledge that We bestowed upon him. But most people do not know the truth of the matter.

محمد اقبال

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۭ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾

یعقوبؑ کی اپنے بیٹوں کو ایک مصلحت آمیز نصیحت

- برادران یوسف (علیہ السلام) جب عازم سفر ہونے لگے تو والد گرامی نے بلا کر کچھ نصیحتیں فرمائیں۔ ان میں سے ایک نصیحت یہ تھی کہ جب تم مصر پہنچو تو شہر میں ایک دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ شہر کے مختلف دروازوں میں ایک ایک دو دو کرکے داخل ہونا

← شہر کی ایک فصیل تھی جس میں مختلف دروازے تھے۔ باہر سے آنے والوں کو کسی نہ کسی دروازے سے داخل ہونا پڑتا تھا اور دروازوں پر یقیناً حکومت کی جانب سے محافظ بھی مقرر ہوں گے اور وہ یقیناً باہر سے آنے والے ہر شخص کو تحقیق و تفتیش کی نگاہ سے دیکھتے ہوں گے۔ بالخصوص ایسے لوگ جو بیرون ملک سے آئیں اور ان کا تعلق قبائلی علاقے سے ہو

← یعقوب علیہ السلام کی نصیحت کا تعلق اس حوالے سے بھی کہ تم قبائلی علاقے کے رہنے والے ہو اور پھر تمہیں اللہ تعالیٰ نے شہریوں کی نسبت زیادہ قد کاٹھ، مضبوط صحت اور خوبصورتی عطا کی ہے۔ تم گیارہ کی تعداد میں جب ایک ساتھ کسی دروازے میں داخل ہونے کی کوشش کروگے تو خواہ مخواہ نگاہیں تمہاری طرف اٹھیں گی۔ اور تم کسی غیر ضروری صورتحال سے دوچار ہو سکتے ہو

← بعض اہل علم کا خیال یہ ہے کہ حضرت یعقوب (علیہ السلام) نے بیٹوں کو نظر بد سے بچانے کے لیے یہ حکم دیا [آپ ﷺ کے ارشاد سے ثابت ہوتا ہے کہ نظر حق ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا (ایک روایت میں) کہ نظر بد انسان کو قبر میں اور اونٹ کو ہانڈی میں پہنچا دیتی ہے۔ اس لیے آپ ﷺ ان کلمات طیبات سے دم فرمایا کرتے تھے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ (میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعے ہر شیطان سے اور ہر زہریلی چیز سے جو مار دے اور ہر حسد و تکلیف دینے والی آنکھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ البخاری)

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ۭ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ۭ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ؔ۶۸

- **تدبیر اور توکل کے درمیان یہ ٹھیک توازن:** یعقوب علیہ السلام نے ساتھ یہ بھی بتایا کہ یہ تدبیر تمھیں کسی ایسی آفت سے ہر گز نہیں بچا سکتی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی ہے، حکم صرف اللہ تعالیٰ کا ہے اس کے حکم کے سامنے کسی کی نہیں چلتی، یہ صرف انسانی کوشش کی حد تک احتیاطی تدابیر ہیں جو ہم اختیار کر سکتے ہیں۔ جو کچھ اس نے تمہارے مقدر کیا ہے وہ پہنچ کر رہے گا اور، اور ہر مؤمن کو تدبیر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔
- تقدیر بہر حال اٹل ہے جس کو کسی کی تدبیر نہیں بدل سکتی۔ لیکن اس کے باوجود انسان کا فرض ہے کہ وہ حالات و مصالح کے مطابق تدابیر اختیار کرے۔ اس میں اس کے ارادے اور سعی و عمل کا امتحان ہے اور اسی پر آخرت میں اس کے درجے اور مرتبے کا انحصار۔ اس وجہ سے کسی کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تقدیر کے نام پر اپنے ہاتھ پاؤں توڑ کے بیٹھ رہے۔ بلکہ ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے حدود کے اندر تدابیر اختیار کرے، ان کو بروئے کار لانے کے لیے اپنے امکان بھر جدوجہد کرے اور ساتھ ہی یہ یقین رکھے کہ ہوگا وہی جو اللہ کی مشیئت میں ہے
- یہاں اس معاملے میں حضرت یعقوبؑ کی تحسین کی گئی ہے کہ وہ تدبیر و تقدیر کے معاملے میں اس علم سے بہرہ مند تھے جو اللہ نے ان کو سکھایا تھا لیکن اکثر لوگ ان کی حقیقت سے بے خبر ہوتے ہیں۔ وہ یا تو تدبیر ہی کو سب کچھ سمجھ لیتے ہیں، تقدیر ان کے ہاں ایک واہمہ ہے، یا پھر تقدیر و توکل کے نام پر وہ بالکل اپاہج بن کر بیٹھ جاتے ہیں۔
- زندگی کے امور میں تدبیر اور منصوبہ بندی سے کام لینا، ارادۂ الٰہی کے حاکم ہونے کے عقیدے کے منافی نہیں، یہ ایک ایسی بات تھی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب (علیہ السلام) کو تعلیم دی تھی۔

اضافی مواد

Reference Material

قرانِ کریم میں اونٹ کے لیے استعمال ہونے والے (۱۳) الفاظ

1. اِبِل: اسم جنس ہے یعنی ہر قسم کے اونٹ (نر، مادہ، جمع) کے لیے - أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى ٱلْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ

2. بَعِير: نر، مادہ ہر قسم کا اونٹ (جب اونٹ ۴ سال کا ہو جائے (بردباری کے قابل) تو بَعِير کہلاتا ہے

3. جَمَل: پانچ سال سے زائد کی عمر کا نَر اونٹ، خوبصورت اونٹ - حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ﴿الأعراف﴾

4. هِيْم: پانچ سال سے زائد (هَامَ سے سخت پیاسا ہونا) - وہ اونٹ جس کو پیاس کی ایسی بیماری لگی ہو جس سے وہ کبھی سیر نہیں ہوتا اور وہ پانی پی پی کر مر جاتا ہے - فَشَارِبُونَ شُرْبَ الهيم ... (الواقعۃ) - دوزخی گرم پانی ایسے پئیں گے جیسے تونس لگے اونٹ

5. رِکَاب: کسی سوار کے سوار ہونے کے وقت پاؤں رکھنے کی جگہ، راکب: ہر سوار اور سواری کے لیے، پھر راکب کا لفظ شتر سوار کے لیے مخصوص ہو گیا (رِکَاب —اونٹوں کا گلہ) - فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ (سورۃ الحشر)

6. ضَامِر: چھریرے بدن والا، سبک رفتار اونٹ (یا گھوڑا)، جو ریاضت کی وجہ سے لطیف جسم والا ہوا نہ ہ بھوک سے - وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿سورة الحج﴾

7. بُدْنَ: بَدْنَة کی جمع - بدن کی نسبت سے جسیم (جانور) - عرفِ عام میں قربانی کا اونٹ - وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ

8. نَاقَة: اونٹنی (وہ اونٹنی جو جفتی کے قابل ہو چکی ہو) - وَيَا قَوْمِ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً.... ﴿سورة هود﴾

9. عِشَار: عَشَر سے مشتق، جس کے معنی ہیں دس، ایسی اونٹنی جسے حاملہ ہوئے دس مہینے ہو چکے ہوں - وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ

قرانِ کریم میں اونٹ کے لیے استعمال ہونے والے (۱۳) الفاظ

10. **بَحِيرَة**: جب کوئی اونٹنی یا بکری دس بچے جَن چکی ہوتی تو دورِ جاہلیت میں اسے اہلِ عرب بتوں کی قربانی کے لیے وقف کر دیتے اور علامت کے طور پر اس کے کان چیر دیتے اور اسے آزاد کھلا چھوڑ دیتے۔ کوئی اس کا دودھ بھی نہ دوہتا اور اس کے مرنے پر اس کا گوشت مردوں پر حلال اور عورتوں پر حرام سمجھا جاتا - مَا جَعَلَ اللَّهُ مِن بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ ۙ وَلَٰكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۖ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ (سورة المائدة) اللہ نے نہ کوئی بَحِیرہ مقرر کیا ہے نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام مگر یہ کافر اللہ پر جھوٹی تہمت لگاتے ہیں اور ان میں سے اکثر بے عقل ہیں (کہ ایسے وہمیات کو مان رہے ہیں)

11. **سَائِبَة** : وہ سانڈ قسم کا اونٹ جو پانچ بچے دینے کے بعد آزاد چھوڑ دیا گیا ہو اور اسے پانی اور چارے کی کوئی رکاوٹ نہ ہو اور نہ اس پر کوئی بوجھ لاد سکتا ہو - یہ بھی بتوں کے نام کی قربانی ہوتی تھی

12. **وَصِيلَة** : وہ بکری یا اونٹ جو دو بچے دینے کے بود ساتویں بطن میں ایک نر اور ایک مادہ بچہ دے، دورِ جاہلیت میں اس مادہ بچے کو نر کے ساتھ پیدا ہونے کی بنا پر ذبح نہ کرتے تھے، بتوں کی قربانی کے لیے مخصوص تھے

13. **حَام**: ایسا اونٹ جس سے کم از کم دس بچے پیدا ہو چکے ہوں، یہ بھی آزاد چھوڑ دیا جاتا اور بتوں کی نذر کیا جاتا تھا

آیات ۵۸ - ۶۸ (رموز واسباق)

- حکومت کے عہدہ داروں کو ایسا قانون بنانا چاہیے کہ لوگوں کی ان تک رسائی اور ملاقات آسانی سے ہو سکے (وجاء اخوۃ یوسف فدخلوا علیہ)
- غلے کی تنگی، قحط یا اس جیسی صورتحال میں حکومت کو چاہیے کہ اس بات کو یقینی بنائے کہ حکومت کے عمال (افسران) لوگوں کی مجبوری کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں، لوگوں سے رشوت نہ لیں اور غلہ واجناس کی تقسیم میں بے ضابطگیاں نہ ہوں
- غیر معمولی حالات میں غلے اور اجناس کی تقسیم پر حد بندی (Rationing) میں کوئی حرج نہیں
- جب کسی ملک کے اقتصادی حالات خراب ہو جائیں یا خراب ہونے کا قوی اندیشہ ہو تو حکومت کو چاہیے کہ وہ وہ چیزیں اپنے کنٹرول میں لے لے جن کا تعلق عام انسانوں کی ضروریات زندگی سے ہے
- بحرانی حالات اور اشیاء کی کمی کی صورت میں عدل کرنا، ارو لوگوں کی ضرویات پوری کرنا ایک نیک اور قابل قدر بات ہے
- مہمان نوازی، ایک اچھی اور قابل قدر خصلت ــ انبیاء علیہ السلام کی سنت
- نقصان پہنچانے والوں بھائیوں کے ساتھ بہترین سلوک۔ اخلاقِ انبیاء میں سے
- ضرورت کے وقت رشتہ داروں کی مدد کرنے کی ترغیب
- احسان وہ بہترین حربہ ہے، جسے شرفاء استعمال کرتے ہیں

آیات ۵۸ - ۶۸ (رموز و اسباق)

- بیٹوں کے لیے والدین سے اہم امور میں اجازت لینا، ان کا کہنا ماننا اور ان کے کہنے پر عمل کرنا، اولاد کی ذمہ داری اور ان کے ساتھ حسنِ معاشرت کے آداب میں سے ہے
- ایک بار کی بداعتمادی کے بعد انسان کی قیمت کم ہو جاتی ہے
- سچائی کی صفت سے انسان کو جو عظمت ملتی ہے اور اس کا لوگوں کے درمیان جو اعتماد قائم ہوتا ہے اس سے انسان معتبر ہوتا ہے
- اعتماد بحال ہونے سے معاملات آسان ہو جاتے ہیں
- قحط اور خوراک کی کمی کے دوران اپنی ذاتی ضرورت کے لیے خوراک کو ذخیرہ کرنا جائز ہے
- انسان کو تدبیر بھی کرنی چاہیے توکل بھی۔ تدبیر توکل کے منافی نہیں ہے
- تدبیر اس وقت موثر ہوتی ہے جب اللہ چاہے۔ لہٰذا تدبیر میں توکل ہے
- عہد و قسم کی پابندی اور اس کے تقاضے کے مطابق عمل کرنا شرعی ذمہ داری ہے۔ (حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِیْ بِهٖۤ)
- اللہ تعالیٰ کی قسم کو توڑنا اور اس کے عہد و پیمان پر عمل نہ کرنا، اللہ کے عذاب کا سبب بنتا ہے (اللہ علی ما نقول وکیل)
- اپنی اور دوسروں کی حفاظت کے لیے تدابیر اختیار کرنا دین و شریعت کے خلاف نہیں (بلکہ مطلوب ہے)
- اپنے بچوں کی سلامتی کے لیے سوچنا اور اس کے لیے مناسب راستے کو اختیار کرنا ضروری ہے۔

آیات ۵۸ - ٦٨ (رموز واسباق)

- کوئی شخص، کوئی شے اور کوئی منصوبہ، اللہ تعالیٰ کی تقدیر و مشیت اور احکام کے سامنے رکاوٹ نہیں بن سکتا ہے (ما اغنی عنکم من اللہ من شیءٍ ان الحکم الا اللہ)
- تمام کائنات اور علل و اسباب اور نتائج (cause and effects) پر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور تمام چیزیں حکم و تقدیر الٰہی کے سامنے تسلیم خم ہیں۔
- انسان کے لیے اسباب کی تلاش، اللہ تعالیٰ کی حاکمیت مطلق سے غفلت کا سبب نہیں بنی چاہیے
- اللہ تعالیٰ پر توکل اور اس کی حاکمیت مطلق پر اعتقاد رکھنا اس بات کا سبب نہیں بننا چاہیے کہ طبعی اسباب و علل کو ترک کر دیا جائے
- صرف اللہ تعالیٰ ہی اس کے لائق ہے کہ اس پر توکل اور بھروسہ کیا جائے، تمام امور میں خداوند متعال پر توکل کرنے کی ضرورت ہے۔
- اللہ کے تکوینی اور تقدیری احکام اس کائنات میں اس طرح رواں اور دواں ہیں کہ ان سے کوئی مفر نہیں ہے۔ (وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی کا یہی مطلب ہے)
- تقدیر بہر حال اٹل ہے جس کو کسی کی تدبیر نہیں بدل سکتی۔ لیکن اس کے باوجود انسان کا فرض ہے کہ وہ حالات و مصالح کے مطابق تدابیر اختیار کرے۔ اس میں اس کے ارادے اور سعی و عمل کا امتحان ہے اور اسی پر آخرت میں اس کے درجے اور مرتبے کا انحصار

آیات ۵۸ - ۶۸ Tags

- حضرت یوسف (علیہ السلام) کے عظمت و جلالت
- اقتصادی بحران میں عدالت کرنا
- مہمان نوازی کی قدر و منزلت، حضرت یوسف (علیہ السلام) کی مہمان نوازی
- اقتصادی ترقی کی اہمیت
- اقتصادی منصوبہ بندی کی اہمیت
- اقتصادی بحران میں سیاست (اقتصادی سیات)
- بیت المال کی حفاظت کا طریقہ
- خوراک کی راشن بندی : خوراک کی راشن بندی کی اہمیت
- اہل خانہ کی سرپرستی، معاشرت کے آداب
- بے اعتمادی کے اسباب
- تاریخ سے عبرت حاصل کرنے کی اہمیت
- ناگوار حوادث سے بچنے کی ضرورت،

Tags آیات ۵۸ - ۶۸

- ذمہ داریوں کی تقسیم میں موثر عوامل
- لوگوں پر اعتماد اور توکل
- قحط کے دوران خوراک کی فراہمی اور اس کی پیش بندی
- معاش کو مہیا کرنے کی اہمیت
- اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کی اہمیت
- عہد کو وفا کرنے پر عاجز ہونا، عہد و پیمان سے وفا کی اہمیت، عہد شکنی کا گناہ
- قسم اٹھانے کے احکام، اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھانا، اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھانے کی اہمیت، قسم کو پورا کرنے سے عاجز ہونا،
- اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کی اہمیت، اللہ تعالیٰ کی حاکمیت پر ایمان، اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا حتمی ہونا
- اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور اس کی مشیئت کا حتمی ہونا
- مادی اسباب کا کردار اور اس کی اہمیت، مادی اسباب کا خدا کی قدرت میں ہونا، توحیدی نظریۂ کائنات
- دنیا میں اسباب و علل کا نظام اور اس پر اللہ کی حاکمیت
- اکثریت کی جہالت